Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
الفضل روزنامہ ربوہ
بانی : حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۴ رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۵ وفا ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور جس اہم مقصد کے پیشِ نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے اس میں اپنے فضل سے عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے ۔ آمین

تمام انبیاء کے دین کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا ۔

"خلاصہ دینِ انبیاء کیا ہے ؟ تمام انبیاء کے دین کا خلاصہ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا ہے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا کسی عبادت نہیں کرنی یہی خلاصہ ہے تمام دینوں کا ۔ اور یہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنے ہیں ۔

عبادت کسے کہتے ہیں ؟ لوگوں کو اس کے معنے نہیں آتے ۔ بعض اس کے معنے بندگی کرنے کے کرتے ہیں اور بعض پرستش اور پُوجا کے کرتے ہیں ۔ اس کے کئی ارکان ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی بے نظیر تعظیم جیسی اس کی تعظیم کرے اور کسی کی نہ کرے مثلاً ہاتھ باندھنے ، اس کے آگے جھکنا (رکوع) اس کے آگے سجدہ میں گر جانا ، حج کرنا ، روزے رکھنا ، اپنے مال میں سے ایک حصہ اس کے لئے مقرر کر دینا ۔ اُٹھتے بیٹھتے میں اُس کا نام لینا ۔ آپس میں ملتے وقت اُس کا نام لینا ۔ جیسے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ۔ اور اس کی تعظیم میں قطعاً دوسرے کو شریک نہ کریں ۔

دوسرا رُکن ۔ اس کی محبت کے مقابلہ میں کسی دوسرے سے محبت نہ کرنا ۔

تیسرا رُکن ۔ اپنی نیازمندی اور عجز و انکساری کامل طور پر اسی کے آگے ظاہر کریں ۔

چوتھا رُکن یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری میں کمال کر دیں ۔ ماں باپ ، محسن و مربی بھائی بہن ، رسم و رواج اس کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوں ۔ لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا ۔ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں ۔ بعض روپیہ سے محبت کرتے ہیں ۔ جو لوگ چوری ، جھوٹ ، دغا سے کماتے ہیں وہ اللہ سے نہیں بلکہ روپیہ سے محبت کرتے ہیں ۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں خدا کی محبت ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتا ۔"

(خطبات نور حصہ دوم صفحہ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے رُوگردانی کرنے والا جہنمی اور کافر ہے

ہمیں تائید و نصرتِ الٰہی صرف اس حال میں حاصل ہوگی کہ ہم آنحضرت کی کامل اور سچی اتباع کریں

(۱) "ہم تو کہتے ہیں کہ کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرّہ بھر بھی اِدھر اُدھر ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے رُوگردانی کرنیوالا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تغیر و تبدل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے ۔ ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکُتُب یقین کرے اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اس کو ہمیشہ تک رہنے والا مانے اور اس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اسکی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اسی راہ میں لگائے ، عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے ۔ تب پکّا مسلمان ہوتا ہے ۔" (الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

(۲) "میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے ۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا ۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

(پبلشر ، مسعود احمد ۔ پرنٹر ، سید عبدالحی ۔ مطبع ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

فرشتوں کا نزول اور انکی مخفی تاثیرات

اللہ تعالیٰ جب افراد کی زندگیوں میں وسیع پیمانہ پر رُونما ہونے والے فساد و بگاڑ کو دُور کر کے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ اپنے اس فیصلہ کے اعلان اور اسے رُوبعمل لانے کی علامت کے طور پر اپنے ایک مامور کو دنیا میں کھڑا کرتا ہے۔ اُس مامور کا کام دنیا کو خبردار کرنا ہوتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی انقلاب برپا کرنے کا فیصلہ کرتا ہے اور خود ہی اس انقلاب کو منصۂ شہود پر لاتا ہے۔

اس میں شک نہیں وہ مامور من اللہ اور اُس کی آواز پر لبیک کہنے والے اس انقلاب کو منصۂ شہود پر لانے میں انتہائی جد و جہد بروئے کار لاتے ہیں اور اس راہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے لیکن وہ جانتے ہیں کہ یہ انقلاب اُن کی کوششوں کے نتیجہ میں رونما نہیں ہوگا بلکہ خدا خود اپنی مشیت اور ارادے کے ماتحت اسے رُونما کر دکھائے گا۔ وہ اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے میں کسی کی کوششوں کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ وہ اگر اپنے مبعوث کردہ مامور اور اس کی آواز پر لبیک کہنے والوں کو مجاہدانہ کوششیں کرنے، جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے، اس راہ میں تکالیف اور مصائب اٹھانے اور ہر رنگ میں خدمات بجا لانے کا موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ اُنہیں بے انتہا اجر و ثواب اور مدارج عالیہ سے نوازے اور اسی طرح ان کے وجودوں میں آنے والوں کے لئے جد و جہد قربانی و ایثار اور ہمت و استقلال اور صبر و رضاء کی ایک مثال قائم کر دکھائے۔

ایک طرف مامور من اللہ اور اسکے ساتھی حق کو دنیا میں پھیلانے کی جد و جہد میں مصروف ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخالفین حق ان کی ہستی کو کالعدم کرنے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ نادان یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مامور من اللہ اور اس کی آواز پر لبیک کہنے والوں کو زچ کر دیں تو ان کا یہ سلسلہ اور کار و بار درہم برہم ہو جائے گا اور جو مقصد یہ لیکر کھڑے ہوئے ہیں اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ وہ ایسا اس لئے سمجھتے ہیں کہ انکی نگاہ میں مامور من اللہ کا سب کار و بار نعوذ باللہ اس کے اپنے دماغ کی اختراع ہوتا ہے۔ وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ یہ خدائی سلسلہ ہے اوّل تو وہ اسے مٹانے پر قادر نہیں ہو سکتے اور بفرضِ محال خدائی مشیت کے ماتحت وہ ایسا کر بھی گزریں تو بھی جس انقلاب کے رُونما کرنے کا خدا نے فیصلہ کیا ہے اس کے رُونما ہونے کو وہ روک نہیں سکتے۔ وہ اپنے ارادہ کو بہرحال پورا کر کے رہیگا۔ اُدھر مامور من اللہ اور اس کے متبعین اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ ہم تو آنے والے روحانی انقلاب کی ایک علامت ہیں اگر ہم نہ رہے تو بھی خدا تعالیٰ اپنے ارادہ کو پورا کر کے رہے گا، حق غالب آئے گا اور ضرور آئے گا، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق غالب نہ آئے۔ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم اور ہماری کوششیں تو محض پیش خیمہ ہیں آنے والے انقلاب کا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کر کر کے ان کی باطنی تاثیرات کے تحت خود لوگوں کے دلوں کو حق کی طرف پھیر رہا ہے اگر ہم نہ بھی رہیں یا ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں تو بھی خدا تعالیٰ کے فرشتے اپنا کام کبھی بند نہ کریں گے وہ لوگوں کے دلوں کو حق کی طرف پھیرتے چلے جائیں گے اور اس طرح حق غالب آکر رہے گا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول ملائکہ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق کے لئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اُس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اُترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اُترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دُور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو، جیسا کہ اللہ جلّشانہ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ہِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ سو ملائکہ اور رُوح القدس کا تنزّل یعنی آسمان سے اُترنا اُسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے۔ رُوح القدس خاص طور پر اُس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اُس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دُنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اُس نُور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دِلوں میں نیک خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو ایک طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اُس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اُترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں، سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مُردوں میں زندگی کی رُوح پھونکتے ہیں اور اُن کو جو قبروں میں ہیں باہر نکال لاتے ہیں۔ تب لوگ یک دفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور اُن کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں۔ اور درحقیقت یہ فرشتے اُس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے، اُسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمّت کے آثارِ جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوّتِ مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دُور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلّی بیگانہ اور نام تک سے بے خبر ہو۔ غرض اُس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں وہ درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اُس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اُترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۸ تا ۲۱)

جملہ مامورینِ الٰہی کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوُا۔ اُس کے ساتھ اور اُس کے ہمرکاب آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوُا اور انہوں نے نیک دلوں میں تحریک کر کر کے انہیں اُس مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق بخشی اور اس طرح حق غالب آتا چلا گیا۔ نادان مخالف ہر مامور من اللہ اور اُس کے متبعین کو اذیتیں پہنچاتے اور دُکھ دیتے رہے، انہوں نے ان کی ہستی کو کالعدم کرنے کی کوششوں کو انتہاء تک پہنچانے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہ ان کمزور اور بے کس و بے بس بندگانِ خدا کی مخالفت کر سکتے تھے اور کی لیکن آسمان سے نازل ہونے والے فرشتوں کا (جو اُن کی نگاہوں سے پوشیدہ تھے) مقابلہ کرنا اور ان کی پاک تاثیرات، اور باطنی تحریکات کو روکنا ان کے بس میں نہ تھا اسی لئے انتہائی شدید مخالفت اور ناروا مظالم کے باوجود اہلِ حق کا مختصر گروہ بڑھتا اور ترقی کرتا چلا گیا اور بالآخر حق غالب آکر رہا۔ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں یہ سب کچھ اِس لئے ہوُا اور ہوتا رہا کہ آسمان سے نازل ہونے والے فرشتوں کا مقابلہ کرنا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں خواہ رُوئے زمین کے تمام بنی نوعِ انسان مل کر ان کا مقابلہ کرنے کی کیوں نہ ٹھان لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں پر صبر و استقامت دکھانا انعامات الٰہیہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ و عز اسمہ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے ایمانی لحاظ سے کچے پکے لوگوں میں تمیز کے لیے ان کو مختلف قسم کی مصائب و آلام، دکھ اور تکالیف۔ رنج و غم کے ذریعہ آزماتا ہے۔ جو لوگ صبر و ثبات۔ استقامت و استقلال اور صدق و صفا کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم اور اپنی کامل رضا کی جنتوں سے نوازتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ؕ

(العنکبوت آیات ۱ تا ۵)

یعنی کیا اس زمانہ کے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائیگا حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ہم نے ان کو آزمایا تھا۔ اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا۔ سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔ کیا جو لوگ بدیاں کرتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہماری سزا سے بچ جائیں گے۔ ان کا فیصلہ بہت برا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ؕ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ؕ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ؕ

(البروج ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اور وہ ان سے صرف اسی لیے دشمنی کرتے تھے کہ وہ غالب اور سب تعریفوں کے مالک اللہ پر ایمان کیوں لائے؟ وہ اللہ جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ اللہ ہر چیز کے حالات سے واقف ہے وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو عذاب میں مبتلا کیا پھر اپنے فعل سے توبہ بھی نہ کی انہیں جہنم کا عذاب ملیگا اور اس دنیا میں بھی انہیں دل کو جلا دینے والا عذاب ملیگا اور جو لوگ ایمان لائے اور ساتھ ہی اس یعنی ایمان کے مناسب حال عمل بھی انہوں نے کئے انہیں باغات ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہمارے سامنے ہمارے پیارے حبیب سرور کائنات، فخر موجودات حضرت رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے کہ جب طائف کی بستی کے اوباشوں نے آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا، اور ایک موقعہ پر آپ بے ہوش ہو گئے تو آپ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایک کنوآں پر لے گئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر پانی کا چھینٹا مارنے پر ہوش میں آ گئے پھر آپ مکہ مکرمہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے، تو آپ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں، تو ہم طائف کے اطراف کے دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا کر اہل طائف کو درمیان میں ہی پیس دیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا:۔

"میں ان لوگوں کی تباہی کے لیے کیوں دعا کروں۔ اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا۔ امید ہے کہ ان کی آئیندہ نسلیں ضرور ایک دن خدا پر ایمان لانے والی ہوں گی۔" (صحیح مسلم جلد ۲)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔ اور چند ہی سالوں کے بعد آپ ہی کے ہاتھ مبارک پر اہل طائف حلقہ بگوش اسلام ہوگئے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد ؕ

اسی طرح جنگ احد کے موقعہ پر ایک دشمن کے پتھر لگنے سے آپ کی خود کے دو کیل آپ کی پیشانی مبارک میں پیوست ہو گئے اور ایک پتھر لگنے سے آپ کے چار نچلے دانت شہید ہو گئے تو آپ بیہوش ہو گئے اور دشمن نے سمجھ لیا کہ آپ نعوذباللہ شہید ہو گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہوش دی تو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو اور آپ کے صحابہ رضوان کو اتنی تکلیف پہنچی ہے آپ ان کفار و مشرکین کیلیے بددعا کریں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَلَكِنْ بُعِثْتُ دَاعِيًا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" یعنی میں لعنت کرنے کے لیے نبی بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف بلانے والا اور سراسر رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ میری قوم کو ہدایت عنایت فرما کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدترین دشمن سے بھی کسی انتقامی جذبہ کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ ان کی ہدایت و رہنمائی کی خدا تعالیٰ سے دعا فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول فرمائی اور حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل جیسے شدید ترین دشمن آپکے ہاتھ مبارک پر بیعت کر کے اسلام کے ٹھنڈے اور راحت بخش سایہ تلے آگئے۔

اسی طرح ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو اس کی قوم نے اس قدر مارا کہ زخمی کر دیا اور وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" کہ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ ان کو میری شناخت نہیں اور وہ اپنی بے علمی اور جہالت کی وجہ سے میرے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔"

(بخاری شریف کتاب الانبیاء)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کی زندگی کا نقشہ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں کھینچا ہے فرمایا:۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ یعنی تمام دنیا میں صاف لفظوں میں یہ اعلان کر دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے پس جس شخص کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے لیے وقف ہے تو اگر اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی تکلیف بھی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ اس کے گناہ بخشتا ہے اور اسے اپنی جناب سے برکات عطا فرماتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ (مسلم شریف کتاب البر والصلۃ جلد ۲ ص ۱۵۳)

کسی مسلمان کو کوئی دکھ اور کوئی عذاب اور کوئی غم اور کوئی حزن اور کوئی تکلیف اور کوئی رنج نہیں پہنچتا یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی اسے نہیں چبھتا کہ اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں دور کر دیتا ہے گویا مومن کو پہنچنے والی تکالیف اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں یہ فضل صرف مومن کے لیے مختص ہے اگر اسے کوئی خوشی و مسرت نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اسی کے لیے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر کوئی دکھ پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اسی کے لیے خیر و برکت کا ہی باعث ہے اور وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔"

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین ص ۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر کے اجر کے بارہ میں ایک حدیث قدسی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ جس مومن بندے کی محبوب چیز میں نے دنیا سے اٹھالی اور اس نے اس پر صبر کیا اس کی جزا میرے ہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔"

(بخاری شریف)

یعنی مصیبت پر صبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"لیس الشدید بالصرعۃ
انما الشدید الذی یملک
نفسہ عند الغضب

(بخاری شریف جلد ۲)

کہ طاقتور اور زبردست وہ نہیں ہے کہ کسی کو کشتی میں پچھاڑ کر گرادے بلکہ طاقتور اور زبردست وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے یعنی اسلام میں مصائب اور تکالیف پر صبر کا مظاہرہ کرنے والا سب سے زیادہ طاقتور اور پہلوان ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم بتاؤں کہ آگ کس شخص پر حرام ہے وہ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے قریب قریب رہتا ہے یعنی وہ لوگوں سے نفرت نہیں کرتا۔ ان سے نرم سلوک کرتا ہے ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

(بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اشاعت اسلام کے لئے ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا مثیل اور بروز بنا کر مبعوث فرمایا ہے زمانہ اور حالات کے لحاظ سے دونوں میں مشابہت پائی جاتی ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محبت، پیار، اخلاق اور دلائل اور نشانات الٰہیہ کے ذریعہ اپنے مشن کی تبلیغ کی اور مخالفین کی ایذاء رسانی اور دکھ تکالیف ظلم و ستم کا جواب ہمیشہ صبر اور نرمی سے دیا اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور جماعت اسلام کی تبلیغ و ترویج محبت و پیار اخلاق دلائل قاطعہ براہین ساطعہ اور نشانات ربانیہ سے کرتے رہے اور مخالفین کی طرف سے تکالیف ایذا رسانی توہین ظلم و ستم پر ہمیشہ صبر و تحمل استقلال و استقامت سے کام لیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
پشتی دیوار دیں اور مامن اسلام ہوں
نارسا ہے دست دشمن تا بفرق این جدار

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں دیکھو ہمارے سید و مولیٰ نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہوگئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی

سو بھائیو! اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائیگا اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو۔ مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو جاؤ اور ہمہ تن اسی کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اس دنیا میں خدا کو دیکھ لو کرامت کیا چیز ہے اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ بالا کو نشان کی صورت پیدا دکھلاتی ہے تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا تعالیٰ کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے۔ وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جب کہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے ہیں اور ان کو برا کہا جاتا ہے اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور نصب بھی ان کا نام رکھا جاتا ہے اور ان کے تباہ کرنے کیلئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ ان کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے تب یکدفعہ ان کا دل دکھتا اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے ہیں اور ان کی دعاؤں کا آسمان پر ایک شعبہ ناک شور پڑتا ہے اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہہ بہ تہہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے درد ناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں اور آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا ؎

ہر بلاکیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

(راز حقیقت صفحہ ۳ تا ۱
مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

ایک احمدی شاعر حضرت حسن رہتاسی رضی نے کیا خوب کہا ہے ؎

خدا کی راہ میں دریا صفت بہتے چلے جاؤ
ہر اک رنج و الم جور و جفا سہتے چلے جاؤ
کناروں تک تمہیں دنیا کے گر تبلیغ کرنی ہے
الیس اللہ بکاف عبدہ کہتے چلے جاؤ

صاحب کرامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔"

(انجام آتھم)

قرآن کریم سے سچی محبت اور اس سے استفادہ بغیر اس کے مطالب سے آگاہی کے کیسے ممکن ہے۔ اسلئے ترجمہ سیکھنے کی طرف جلد توجہ فرمایئے اور

انصار اللہ

کے امتحانات میں شرکت کرکے حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کو پورا کیجئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

خریدار صاحبان الفضل کے لئے ضروری اعلان

کاغذ کی ہوش ربا گرانی اور اخباری صنعت کے دیگر مصارف میں اضافہ کی وجہ سے ملک کے تمام اخبار دو مرتبہ اپنی قیمت میں اضافہ کر چکے ہیں تاہم الفضل کی سابقہ قیمت ہی بحال چلی آرہی تھی جس کی وجہ سے الفضل عرصہ سے مالی لحاظ سے زیر بار چلا آرہا تھا۔ اب اخراجات حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے الفضل کی قیمت میں اضافہ ناگزیر ہوگیا ہے۔ لہذا بامر مجبوری ہمیں بھی قیمت میں اضافہ کا فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ آئندہ سے الفضل کا چندہ حسب ذیل شرح کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

چندہ برائے ایک سال	۵۰	روپے
" " چھ ماہ	۲۶	"
" " تین ماہ	۱۴	"
" خطبہ نمبر ایک سال	۱۵	"
قیمت فی پرچہ	۲۵	پیسے
" خطبہ نمبر	۳۰	"

ایجنٹ صاحبان بھی قیمت میں اضافہ نوٹ فرمالیں اور آئندہ اس کے مطابق ہی چندہ وصول کریں۔ بیرونی ممالک کے چندوں میں بھی اسی نسبت سے اضافہ متصور ہوگا۔

امید ہے کہ خریدار صاحبان موجودہ حالات میں اس اضافہ کو ناگزیر خیال فرماتے ہوئے حسب سابق تعاون جاری رکھیں گے اور آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

۸½ فیصد نیا قرضہ ۱۹۸۶

Loan

صرف ایک دن کے لئے

۲۷ر جولائی ۱۹۷۴ء کو جاری کیا جائے گا

ادائیگی کا طریقہ:
نقد، چیک یا ۴ فیصد سرکاری تمسکات ۱۹۷۴ء کی صورت میں ادائیگی کی جا سکتی ہے۔

واپسی کی تاریخ:
قرضہ کی واپسی مساوی قیمت پر ۲۷ر جولائی ۱۹۸۶ء کو ہوگی۔

قیمت اجراء: ۱۰۰ روپے فی سینکڑہ

منافع:
۸½ فیصد سالانہ ـــ منافع ششماہی بنیاد پر ۲۷ر جنوری اور ۲۷ر جولائی کو واجب الادا ہوگا۔

تمسکات کی صورت:
اگر درخواست میں تحریر کر دیا جائے تو قرضہ اسٹاک سرٹیفکیٹ کی صورت میں ورنہ ہنڈی کی شکل میں جاری کیا جائے گا۔

قرضہ کی درخواستیں:
سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی کسی بھی رقم کے لئے ہونی چاہئیں۔

درخواستیں:
مندرجہ ذیل مقامات پر قبول کی جائیں گی:

(الف) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ پشاور لائلپور۔ کوئٹہ اور حیدر آباد

(ب) نیشنل بینک آف پاکستان کی ایسی شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر موجود نہ ہو۔

(ج) ایسے سرکاری خزانے جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخ موجود نہیں۔

جاری کردہ: وزارتِ مالیات حکومتِ پاکستان

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے طارق محمود نے امسال گورنمنٹ کالج ملتان سے B.Sc کے امتحان میں ۴۲۲ نمبر حاصل کر کے اپنے کالج میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

عبدالعزیز ریٹائرڈ مدرس
امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپکے خاندانوں کی خدمت کرنیوالے
قدیمی۔ اولین۔ شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ٹنڈو محمد خان

دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گول بازار ربوہ میں شروع کیا گیا ہے۔ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ وقت میں احباب جماعت استحکام پاکستان کیلئے دُعائیں بھی کریں اور صدقات بھی دیں

ہر احمدی کو یہ دُعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ جو عظیم کام ہمارے سپرد ہے اُس میں ہم کبھی کمزوری نہ دکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ ستمبر ۱۹۷۲ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک ضروری بات میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کے موجودہ حالات ہر صاحب فراست کے دل میں تشویش پیدا کر رہے ہیں۔ اندرونی دشمن دشمنی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور بیرونی دنیا کا ایک بڑا حصہ ہمارا دوست نہیں ہے بلکہ وہ ہمارا دشمن ہے۔ اور اُن کی باتیں، اُن کے منصوبے، اُن کی خواہشات اور اُن کے عمل ہمارے ملک کے خلاف ہیں۔ گو ساری دنیا تو ہمارے خلاف نہیں، دُنیا کا ایک حصہ ہمارا دوست بھی ہے اللہ تعالےٰ ان کو اخلاص سے دوستی نباہنے کی توفیق دے اور اس کی جزا بھی دے۔ لیکن دنیا کا ایک بڑا حصہ ہمارا دشمن ہے جو عجیب شاطرانہ چالوں اور دجالانہ منصوبوں سے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

پس اندرونی دشمن بھی اس وقت اپنی شرارتوں میں تیز ہو رہے ہیں اور بیرونی دشمن تو بہر حال دشمن ہے۔ اس واسطے قوم پر اس وقت ایک ابتلاء کا وقت ہے۔ دعاؤں اور صدقات سے ابتلاء دُور ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دُعائیں کریں اور استحکام پاکستان کے لئے آپ کے لئے جس حد تک ممکن ہو صدقات بھی دیں لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ ہم یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس ملک کے باشندوں کو بھی دُعا کرنے اور خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جب تک ساری قوم مومنانہ فراست سے حصّہ نہیں لیتی اور مومنانہ قربانیوں اور ایثار کا مظاہرہ نہیں کرتی اُس وقت تک اللہ تعالےٰ کے فضل اِس رنگ میں تو ہماری دُعاؤں اور قربانیوں کے نتیجہ میں بھی ظاہر نہیں ہو سکتے جس رنگ میں اس صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں کہ ساری کی ساری قوم خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ اس کے سامنے عاجزانہ طور پر جُھکے اور اُسی سے ہر قسم کی خیر و برکت چاہے۔ پس ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری قوم پر فضل فرمائے۔

اِن مختصر الفاظ کے بعد میں ایک اور بات یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں موت و حیات کا سلسلہ تو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اُن ذمہ داریوں کو جماعت احمدیہ کی صرف ایک نسل پوری طرح ادا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ قربانیوں کا زمانہ اپنے اندر بڑی وسعت اور پھیلاؤ رکھتا ہے۔ ساری دُنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بندھنوں میں باندھنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ آپ سوچیں اور ان بشارتوں کو دیکھیں جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو دی ہیں اور دوسری طرف ان کمزوریوں پر نظر ڈالیں جن میں ہم خود کو پاتے اور نہایت بے بسی کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ ہمارا تو سوچ کر بھی سر چکرا جاتا ہے کہ کتنے عظیم وعدے ہیں اور کتنے کمزور کندھے ہیں۔ کتنے وسیع کام ہیں اور کتنے محدود ذرائع ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکت ہمارے شامل حال نہ ہو، اگر اُس کا حکم فرشتوں کو اور اس عالمین اور ان جہانوں کو نہ ہو کہ انہوں نے غلبۂ اسلام کے لئے اِس چھوٹی سی جماعت کی مدد کرنی ہے تو پھر تو ہماری کامیابی کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔

پس ایک تو ہر احمدی کو ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے اس میں ہم کمزوری نہ دکھائیں۔ اور دوسرے ہم نوجوان نسل کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ کیونکہ جدّوجہد قربانی اور ایثار کے زمانہ میں بڑا پھیلاؤ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو نسل قربانیاں دینے اور ایثار دکھانے کے لئے عطا فرمائی تھی ان میں سے اکثر اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ چند ایک باقی ہیں۔ اس کے بعد دوسری نسل پیدا ہوئی۔ اس میں سے بھی بہت سے وفات پا گئے۔ اللہ تعالےٰ نے بہتوں کو یہ توفیق دی اور دے رکھی ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور اپنی عاجزانہ کوششوں اور عاجزانہ دعاؤں کو پیش کرتے رہیں۔

ہمارے بھائی ابوبکر ایوب صاحب بھی انہی میں سے ایک تھے۔ جو "مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ" کے مصداق بن گئے۔ بہت سے زندہ ہیں جو قربانیاں دے رہے ہیں اور اپنے اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہے بعد کی نسل، اس کے بعد کی نسل اور پھر اس کے بعد کی نسل اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری خواہش اور کوشش بھی یہی ہونی چاہیئے کہ قیامت تک کی ہر احمدی نسل خدا تعالےٰ سے پیار کرنے والی اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو۔ اللہ تعالےٰ بعد میں آنیوالے مربیوں کو بعد میں آنے والی نسلوں کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے تا ہم جو ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے ہمیں اس ذمہ داری کو کما حقہٗ پوری توجہ اور دُعاؤں اور کوشش کے ساتھ نباہنا چاہیئے۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء)

الفضل خود خرید کر پڑھیئے!

ربوہ میں مزید بارش

ربوہ ۲۵ رجولائی (۹ بجے صبح) کل صبح کی شدید بارش کے بعد ربوہ میں گزشتہ شب بھی ساڑھے بارہ بجے سے اڑھائی بجے تک وقفہ وقفہ سے خاصی تیز بارش ہوتی رہی۔ آج صبح بھی مطلع ابر آلود ہے۔

قائدین کرام توجہ فرمائیں

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء متوجہ ہوں!

ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا انشاء اللہ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴